حاصلِ مطالعہ

پیغمبرِ تعلیم و تہذیب

ذہنی، اخلاقی اور معاشرتی تربیت پر دین اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی گہری توجہ رہی۔

توحید اور آخرت کے عقیدہ کے بعد جس موضوع پر روزِ اول سے حضور اکرم کی

رحلت تک دن رات محنت ہوئی وہ یہی انفرادی اور اجتماعی تربیت تھی۔

اس گفتگو کا مقصد تقریر نہیں بلکہ تذکیر ہے تاکہ ہم کچھ یاد دہرا لیں۔

محمد بشیر ھرل

حاصلِ مطالعہ

پیغمبرِ تعلیم و تہذیب

دبستانِ فکرِ اقبال میں
سینئر نائب صدر، جناب محمد بشیر ہرل کا خطاب
مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ بمطابق ۱۶ نومبر ۲۰۱۶ء

ذہنی، اخلاقی اور معاشرتی تربیت پر دینِ اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی گہری توجہ رہی۔
توحید اور آخرت کے عقیدہ کے بعد جس موضوع پر روزِ اول سے حضورِ اکرم کی
رحلت تک دن رات محنت ہوئی وہ یہی انفرادی اور اجتماعی تربیت تھی۔
اس گفتگو کا مقصد تقریر نہیں بلکہ تذکیر ہے تاکہ ہم کچھ یاد دہرا لیں۔

محمد بشیر ہرل

پیغمبرِ تعلیم و تہذیب

دبستانِ اقبال میں مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ بمطابق ۱۶ نومبر ۲۰۱۶ء
سینیئر نائب صدر، جناب محمد بشیر ہرل کا خطاب
(خطاب سے پہلے تین مختلف حضرات نے تلاوت، نعت، اور عارفانہ کلام پڑھا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد۔
کما صلّیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آلِ ابراھیم، انک حمیدٌ مجید
اللھم بارِک علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد۔
کمابارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آلِ ابراھیم، انک حمیدٌ مجید

لبوں پہ بارِخدایا یہ کس کا نام آیا — کہ بوسے نطق نے بڑھ کر مری زباں کے لیے

حضراتِ محترم! السلام علیکم

رسولِ اکرم ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں میرے نزدیک پہلا مقصد وہ ہے جو ۳ بار ایک ہی الفاظ میں بیان ہوا۔ سن ۳ ہجری میں جنگِ احد سے واپسی کے بعد سورۃ صف کی آیۃ نمبر ۹ میں، دوسری مرتبہ سن ۵ ہجری میں صلح حدیبیہ سے واپسی پر سورۃ فتح کی آیۃ نمبر ۲۸ میں، اور تیسری مرتبہ سن ۹ ھ میں غزوۂ تبوک کی تیاری کے وقت سورۃ توبہ کی آیۃ نمبر ۳۳ میں: "**ھُوَالَّذِیٓ اَرسَلَ رَسُولَہ بِالھُدٰے وَدِینِ الحَقِّ لِیُظھِرَہ علَے الدِّینِ کُلِّہ**۔ یعنی اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدائت اور صحیح نظامِ زندگی دے کر بھیجا تا کہ تمام دوسرے نظاموں پر غالب آجائے۔ آپ کی زندگی کے دوران ہی یہ مقصد پورا ہو گیا۔

دوسرا مقصد وہ ہے جو سن ۲ ہجری میں سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۱۲۹ میں حضرت ابراہیمؑ کی زبان سے دعا کی شکل میں بتایا گیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل کے ساتھ مل کر کعبہ کی تعمیر کرنے کے بعد جو دعائیں کیں، اُن میں آخری دعا اس آیۃ مبارکہ میں بیان ہوئی ہے: **رَبَّنا وَبعَث فیھِم رسولاً مِنھُم، یَتلُو علَیھِم آیٰتِکَ، وَ یُعَلِّمُھُم الکِتابَ، وَالحِکمَۃَ، وَ یُزَکِّیھِم۔ اِنَّکَ اِنتَ العزِیزُالحکِیم**۔ اور اے ہمارے رب، اِن لوگوں میں ان ہی میں سے اپنا رسول بھجوانا جو انہیں آپ کی آیات پڑھ کر سنائے، اور کتاب (یعنی قرآن) کی تعلیم دے، دانائی سکھائے اور ان کو پاک کردے۔ بے شک آپ کو ہر اختیار حاصل ہے جو آپ بہت حکمت سے استعمال فرماتے ہیں" نبی کریم ﷺ نے یہ فرض ایسے ادا فرمادیا جیسے حق اس کا حق تھا۔ آج ہم اس کی کچھ مثالیں زیرِ نظر لائیں گے۔

ذہنی، اخلاقی اور معاشرتی تربیت پر دینِ اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی گہری توجہ رہی ۔توحید اور آخرت کے عقیدہ کے بعد جس موضوع پر روزِ اول سے حضورِ اکرم کی رحلت تک دن رات محنت ہوئی وہ یہی انفرادی اور اجتماعی تربیت تھی ۔آج میری کی گفتگو کا مقصد تقریر نہیں بلکہ تذکیر ہے کہ ہم کچھ یادیں دہرائیں ۔میں اپنے پاس سے کچھ کہنے کی بجائے قرآنِ حکیم اور خود آپ ﷺ کے فرمودات ہی بیان کروں گا تا کہ اُس حکمت اور دانائی کی ایک جھلک ہم دیکھ سکیں جس کے ساتھ معاشرہ کو تبدیل کر کے رکھ دیا گیا اور اس تربیت کی آفاقیت بھی ہماری سمجھ میں آئے کہ ڈیڑھ ہزار سال قبل جو تعلیم و تہذیب سکھائی گئی، وہ کس طرح آج بھی کرۂ ارض کے ہر گوشہ کے لیے رہنما ہے۔

سب سے پہلی وحی میں اللہ کو اسمائے صفات سے یاد کرنے کا کہا گیا۔ اور دوسری وحی سورۃ مدثر میں دو بنیادی عقائد توحید کی دعوت دینے اور قیامت کے دن غلط اعمال کی سزا بتانے کا کہا گیا۔تیسری وحی سورۃ مزمل میں نماز اور زکواۃ کا حکم دیا گیا اور صبر کی تلقین کی گئی۔بعد کی سب تعلیم انہی تعلیمات کی تشریحات ہیں۔چوتھی وحی سورۃ تکویر میں قیامت کے مناظر و احوال بیان کرنے کے بعد پانچویں وحی سورۃ فاتحہ نازل ہوئی جس میں ان عقائد کا اعتراف کرنے اور ہدایت کی دعا کرنے کے الفاظ سکھائے گئے۔حضرات آپ غور کر رہے ہوں گے کی کس تدریج کے ساتھ ایک مشرک معاشرہ میں توحید اور جوابدہی کے تصور کی تعلیم دی جا رہی ہے۔تین سال تک قریبی لوگوں کو خفیہ طریقہ سے تبلیغ ہوتی رہی اور چالیس لوگ ایمان لے آئے۔لیکن نبوت کے چوتھے سال جب سورۃ شعرا کی آیت نمبر ۲۱۴ کے نزول کے بعد کوہِ صفا پر چڑھ کر اعلانیہ دعوتِ توحید دی گئی تو برملا مخالفت شروع ہوگئی اور مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی ضرورت درپیش ہوگئی جہاں کا مذہب اور حاکم (نجاشی) عیسائی تھا۔اس کے پیشِ نظر ہجرتِ حبشہ سے پہلے ۵ نبوی میں نازل ہونے والی سورتوں مریم، کہف، زمر اور طٰہٰ میں عقیدۂ تثلیث کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر، عیسائی تاریخ کے قصے، اللہ کی خالص عبادت کی تاکید، بعثت کا مقصد سمجھا کر توحید و آخرت پر قائل کرنے جیسے مضامین سے صحابہ کی تربیت کی گئی۔ سورۃ زمر میں توحید کی حقانیت اور راور شرک کی تکذیب پر نہایت موثر خطبہ اور ہجرتِ حبشہ کا اشارہ دیا گیا۔یعنی وقت کی ضرورت کے مطابق مضامین اور تربیت کی گئی۔

سن ۴ نبوی کا ایک واقعہ تربیتِ اصحاب کے سلسلہ میں اہم ہے۔رسول اللہؐ ایک سردارِ مکہ کے ہاں تبلیغ کے لیے گئے اور بات چیت کر رہے تھے۔اس دوران ایک نابینا صحابی عبداللہ بن مکتوم وہاں پہنچ گئے اور اپنی بات شروع کر دی۔حضورؐ نے سمجھایا کہ بعد میں بات کر لیں گے لیکن وہ نہ سمجھے اور اپنی بات کرتے رہے۔اس پر آپ نے

ڈانٹ کر کہا کہ ابھی مصروف ہوں، بعد میں بات کریں گے۔ وہ چلے گئے۔ اس پر سورۃ عبس میں وحی نازل ہوئی جس میں اپنے ساتھیوں کی دلجوئی کی تاکید کی گئی۔ یہ وحی حضرت عبداللہ بن مکتوم کو سنائی گئی، آپؐ نے اُن کی دلجوئی فرمائی اور پوری بات سن کر جواب سمجھایا۔ پورا قرآن حکیم تعلیم اور تربیت کی ہدایات سے بھرا پڑا ہے۔

سن ۷ نبوی میں سورۃ فرقان کی آیات نمبر ۶۳ تا ۷۴ میں عبادالرحمٰن کی یہ ۱۳ صفات بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ کسرِ نفسی
۲۔ جاہلوں سے دور رہنا
۳۔ راتوں کو نماز اور عبادت
۴۔ جہنم کے عذاب سے ڈرنا
۵۔ خرچ کرنے میں اعتدال
۶۔ شرک سے مکمل پرہیز
۷۔ قتلِ ناحق سے ہر صورت بچنا
۸۔ زنا اور بدکاری سے بچنا
۹۔ جھوٹی گواہی کسی صورت نہ دینا
۱۰۔ اللہ کی کتاب سے فائدہ اٹھانا
۱۱۔ اللہ سے نیک بیوی بچے مانگنا
۱۲۔ ہدایت یافتہ بنا دیا جانے کی دعا کرنا، اور
۱۳۔ گانے بجانے اور برائی کی مجالس سے دور رہنا۔

ہجرت سے پہلے سن ۱۲ نبوی میں سورۃ بنی اسرائیل میں یہود کے بارے میں آیات نازل ہوئیں کیونکہ یثرب میں یہودی آباد تھے جن کے ساتھ واسطہ پڑتا تھا۔ اس کے علاوہ اجتماعی زندگی کے آداب و اخلاق بھی بیان کیے گئے ہیں جیسے:

☆ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو،
☆ والدین کے ساتھ احسان کرتے رہو، اور اُن کے سامنے اپنے کندھے جھکائے رکھو۔
☆ والدین کے ساتھ نرمی سے بات کرو، جھڑک کر نہ بولو بلکہ اُن کے آگے اُف بھی نہ کرو۔
☆ والدین کے لیے ہمیشہ اپنے رب سے رحم کی دعا کرتے رہو۔
☆ رشتہ داروں مسکینوں اور مسافروں کو اُن کا حق دو،
☆ مال کو فضول خرچی میں نہ اڑاؤ،
☆ نہ بخل کرو نہ ہاتھ اتنا کھلا رکھو کہ کل کو پچھتانا پڑے،
☆ زنا اور اُس کے محرکات کے قریب بھی نہ پھٹکو،
☆ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو،
☆ کسی بھی جاندار کو ناحق قتل نہ کرو،
☆ یتیم کے مال میں ناجائز تصرف نہ کرو،
☆ وعدہ کرو تو اسے پورا کرو،

☆ ناپ تول پورا پورا کیا کرو،

☆ جس چیز کے بارے میں تحقیق نہ ہو اُس کے پیچھے نہ پڑو،

☆ کانوں آنکھوں اور دل کی حفاظت کرو،

☆ زمین پر اکڑ کر نہ چلو، اور،

☆ اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہ بناؤ۔

ایک نئے معاشرہ کی تشکیل کے لیے بنیادی سماجی رویوں کی تعلیم کیسی تفصیل سے دی جا رہی ہے۔

سورۂ حج کا کچھ حصہ ہجرت سے قبل مکہ میں، کچھ دورانِ سفر اور کچھ یثرب پہنچتے ہی نازل ہوا۔ اس میں ہجرت، جہاد، قربانی جیسے احکام کے علاوہ توحید، یومِ جزا، جنت، دوزخ جیسے عقائد، اور مناسکِ حج کا ذکر ہے۔ اس سورہ کی آیۃ نمبر ۳۹ میں یعنی یثرب کی حدود میں قدم رنجہ فرمانے کے بعد نازل ہوئی جس میں "رکاوٹ کھڑی کرنے والوں اور ظلم کرنے والوں" کے ساتھ قتال کی اجازت دے دی گئی۔ قبل ازیں قیامِ مکہ کے دوران ۷۰ آیات ایسی نازل ہو چکی تھیں جن میں اپنے ہاتھ روکے رکھنے کا حکم تھا۔ اس سورۂ حج کا اختتام بھی اقامتِ صلوٰۃ، ادائے زکوٰۃ اور اللہ کی راہ میں جہاد کے احکام پر ہوتا ہے۔ یہاں سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ تعلیم اور تربیت کس طرح حالات کے ساتھ ساتھ کی جاتی رہی۔ کس طرح پرانے خیالات رسوم اور عقائد کے برعکس بتدریج جدید اور مہذب اسلامی زندگی کی تعلیم دی گئی۔

اوّلین خطبۂ جمعہ۔ ہجرت کے بعد آپ نے دو ہفتہ مدینہ سے چند میل اِدھر قبا کے مقام پر قیام فرمایا۔ ربیع الاول ستمبر ۶۲۲ء میں جس دن آپ قبا سے یثرب کے لیے روانہ ہوئے وہ جمعہ کا دن تھا۔ قبا سے چل کر تقریباً آدھے راستہ میں بنی سالم کے گھروں تک پہنچے تھے کہ دوپہر کا وقت ہو گیا۔ یہاں آپؐ نے ہفتہ وار اجتماع جمعہ کی ابتدا فرمائی اور یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس وقت تقریباً ۱۰۰ مسلمان خطبہ اور نمازِ جمعہ کے لیے موجود تھے۔ مکہ سے نکل کر آزادانہ ماحول میں یہ پہلا روزِ جمعہ تھا۔ جس جگہ آپ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا وہاں اب مسجد جمعہ کے نام سے ایک عظیم الشان مسجد بنی ہوئی ہے۔ خطبہ میں آپؐ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کے الفاظ پر غور فرمایئے:

""حمد اور تعریف اللہ ہی کے لیے ہیں۔ میں اُسی کی حمد کرتا ہوں اور اس سے مدد، بخشش اور ہدایت مانگتا ہوں۔ میرا ایمان اُسی پر ہے۔ میں اُس کی نافرمانی نہیں کرتا بلکہ اُس کی نافرمانی کرنے والوں سے دشمنی رکھتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ ایک ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں۔ میں محمد اُس کا بندہ اور رسول ہوں۔ اسی نے محمد کو ہدایت، نور اور نصیحت دے کر ایسے زمانے میں بھیجا ہے جب کہ مدتوں سے کوئی رسول دنیا میں نہیں آیا تھا، اور علم گھٹ چکا اور گمراہی بڑھ چکی تھی۔ آخری زمانہ میں قیامت کے نزدیک بھیجا گیا ہے۔ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتا ہے وہی راہ پانے والا ہے اور جو

نافرمانی کرتا ہے اور حکم نہیں مانتا وہ بھٹک گیا، درجہ سے گر گیا اور سخت گمراہی میں پھنس گیا۔ مسلمانو! میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ ایسی نصیحت جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو کر سکتا ہے وہ نصیحت یہ ہے کہ اسے آخرت کے لیے آمادہ کرے اور اللہ سے ڈرنے کے لیے کہے۔ لوگو! جن باتوں سے اللہ نے تم کو پرہیز کرنے کے لیے کہا ہے اُن سے پرہیز کرو۔ اس سے بڑھ کر نہ کوئی نصیحت ہے اور نہ اس بڑھ کر کوئی ذکر ہے۔ یاد رکھو جو ہر کام میں اللہ کا خوف پیشِ نظر رکھتا ہے آخرت میں یہ تقویٰ اُس کے لیے بہت ہی بہتر مددگار ثابت ہو گا۔ اور جب کوئی شخص اپنے اور اللہ کے درمیان کا معاملہ خفیہ اور ظاہر میں خالص نیت کے ساتھ ٹھیک رکھے گا تو ایسا کرنا اُس کے لیے دنیا میں نیک نامی اور موت کے بعد اس کے لیے ذخیرہ بن جائے گا۔ لیکن اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو اُس کے بارے میں اللہ کا یہ ارشاد ہے: "انسان پسند کرے گا کہ اس کے برے اعمال اُس سے دور ہی رکھے جائیں"۔ اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ اور جس نے اللہ کے حکم کو سچ جانا اور اُس کے وعدوں کو پورا کیا تو اُس کی بابت یہ فرمانِ الٰہی موجود ہے کہ: "ہمارے ہاں بات بدلا نہیں کرتی، اور میں اپنے بندوں پر ناحق ظلم کرنے والا بھی نہیں ہوں"۔ مسلمانو! اپنے موجودہ اور آئندہ ظاہر اور باطن کاموں میں اللہ کا خوف سامنے رکھو کیونکہ تقویٰ والوں کی برائیاں معاف کر دی جاتی ہیں، اور اُنکا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ تقویٰ والے لوگ اپنی بہت بڑی مراد کو پالیں گے۔ یہ تقویٰ ہی تو ہے جو اللہ کی بیزاری، خفگی اور اس کے عذاب کو دور کر دیتا ہے۔ یہ تقویٰ ہی تو ہے جو چہرے کو درخشاں پُرنور، پروردگار کو خوش اور درجات کو بلند کر دیتا ہے۔ مسلمانو! دنیا میں حلال طور پر خوب مزے حاصل کرو مگر اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں کمی نہ کرو۔ اللہ نے اسی لئے تم کو اپنی کتاب سکھائی اور اپنا راستہ دکھلایا ہے کہ سچے لوگوں اور جھوٹے لوگوں میں فرق واضح ہو جائے۔ لوگو! اللہ نے تمھارے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا ہے تم بھی لوگوں کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔ اور جو اللہ کے دشمن ہیں انکو اپنا دشمن جانو، اور اللہ کی راہ میں پوری ہمت اور توجہ سے کوشش کرو۔ اُسی نے تم کو اپنا پیارا بندہ بنایا ہے اور تمھارا نام مسلمان رکھا ہے تا کہ جو اسلام قبول نہ کرے وہ روشن دلیلیں دیکھتا ہوا ہلاک ہو جائے، اور اسلام قبول کر کے زندگی پانے والا روشن دلائل پر زندہ رہے۔ سب نیکیاں اللہ کی مدد سے ہوتی ہیں۔ لوگو! اللہ کا ذکر کیا کرو اور آخرت کے لئے نیک عمل کرو، کیونکہ جو شخص اللہ کے اور اپنے درمیان معاملہ درست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور لوگوں کے معاملات میں درستگی پیدا کر دیتا ہے۔ بے شک اللہ کا حکم بندوں پر چلتا ہے، ہر وقت جاری رہتا ہے، اور اس پر کسی کی حکومت نہیں ہے۔ اللہ بندوں کا مالک ہے اور بندوں کو اللہ کے سامنے کچھ بھی اختیار حاصل نہیں ہیں۔ لوگو! آخر میں یاد رکھو! اللہ پاک سب سے بہت ہی بڑا ہے اور ہم کو نیک کاموں کی طاقت صرف اس عظمت والے کے فضل سے ملتی ہے""

اگلے جمعہ یعنی **مدینہ میں دوسرے جمعہ کے خطبہ** میں یہ ارشادات فرمائے: اس خطبہ کے اکثر الفاظ آج بھی علماء کرام اپنے خطبۂ جمعہ میں استعمال کرتے ہیں:

"اللہ کی حمد ہو۔ میں اللہ کی حمد پڑھتا ہوں اور اس کے دامن میں ہم اپنے نفس کی برائیوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے پناہ چاہتے ہیں۔ جس کو اللہ ہدائت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کی رہنمائی کوئی نہیں کر سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ بہترین کتاب اللہ کی کتاب ہے۔ کامیاب ہوا وہ جس کے دل کو اللہ نے اس سے آراستہ کیا۔ اور اس کو کفر کے بعد اسلام میں داخل کیا۔ جس نے انسانوں کے کلام کو چھوڑ کر اللہ کے کلام کو پسند کیا، کیونکہ اللہ کا کلام سب سے بہتر اور سب سے زیادہ پر اثر ہے۔ جس کو اللہ دوست رکھتا ہو تم بھی دوست رکھو۔ اللہ کو دل سے پیار کرو اور اس کے کلام اور ذکر سے کبھی نہ تھکو۔ تمہارے دل اُس کی طرف سے کبھی سخت نہ ہوں۔ پس اللہ ہی کو پوجو اور کسی کو اس کا ساجھی نہ بناؤ۔ اس سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور اللہ سے سچی بات کہو، آپس میں ایک دوسرے کو ذاتِ الٰہی کے واسطہ سے پیار کرو، اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ کوئی اپنے عہد کو پورا نہ کرے۔ تم پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکت نازل ہو۔"

حضراتِ گرامی آپ نے غور فرمایا کہ خطبہ کا ہر لفظ بہتر معاشرتی زندگی کی تربیت ہے۔

سن ۲ ہجری میں ۱۲ صفر کو آپ نے حضرت عبداللہ بن جحش کو کچھ افراد کے ہمراہ مکہ روانہ فرمایا اور ایک بند رقعہ یہ کہہ کر دیا کہ اس کو دو دن کے بعد کھولنا۔ اُس میں حکم درج تھا کہ نخلہ (مکہ سے جدہ کی طرف ایک دن رات کی مسافت پر واقعہ ہے) کے مقام پر قیام کرو اور ہمیں قریش مکہ کی نقل و حرکت سے آگاہ رکھو۔ یہ وہاں پہنچ کر رُک گئے۔ اتفاقاً وہاں سے قریش کے چند لوگ شام سے مالِ تجارت لے کر آتے نظر آئے۔ عبداللہ بن جحش نے اُن پر حملہ کر دیا۔ ایک آدمی عمرو بن حضرمی مارا گیا، دو گرفتار ہوئے اور مالِ غنیمت حاصل ہوا۔ مدینہ پہنچے تو آپؐ نے غنیمت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور صحابہ نے عبداللہ کو کہا "تم نے وہ کام کیا جو تمہیں نہیں کہا گیا تھا۔ اور تم نے حرام مہینے میں لڑائی کی حالانکہ اس مہینے میں لڑنے کی اجازت نہیں"۔ مقتول ایک بڑا آدمی تھا اور رئیسِ مکہ حرب بن امیہ کا حلیف تھا (عبدالمطلب کے بعد حرب بن امیہ قریش مکہ کا رئیسِ اعظم بنا تھا)۔ حضرمی کے قتل پر خطۂ عرب میں ہنگامہ بپا ہو گیا اور معرکۂ بدر کا سلسلہ اسی واقعہ سے جڑتا ہے۔ (علامہ طبری سمیت سب مسلمان مؤرخین متفق ہیں کہ غزوۂ بدر اور بعد کی تمام لڑائیوں کا سبب یہی حضرمی کا قتل ہے) ۔ آج کا کوئی نام نہاد لیڈر ہوتا تو 'مجرمین' کو دشمن کے حوالے کر کے امن خرید لیتا، لیکن ہمارے رہنما ﷺ نے یہ نہیں کیا۔ اپنے صحابی کی غلطی پر سرزنش ضرور فرمائی، مالِ غنیمت قبول کرنے سے انکار کیا لیکن سمجھا دیا۔ اس پر خود اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ ہاں، حرام مہینے میں قتال بری بات ہے لیکن زمین پر فتنہ بپا کرنا اور لوگوں کو گھروں سے نکالنا اس سے کہیں بڑھ کر برائی ہے۔ آپؐ نے اپنے کمانڈر اور ٹیم کا تحفظ فرمایا اور ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہ ہے عملی تربیت۔

جنگِ بدر کے سال بعد شوال ۳ ہجری میں جنگِ اُحد ایک بڑی آزمائش بن کر آئی۔ بہت سے خواتین بیوہ ہو

گئیں۔احد کے بعد لوگ شکست خوردگی کے احساس میں مبتلا تھے تو سورۃ الصف نازل ہوئی جس میں کہا گیا کہ شکست کے بعد سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ، اللہ کے مددگار بنو۔ سچے دل کے ساتھ جان ومال کا جہاد کرو، غالب ہو جاؤ گے۔اور سورۃ آلِ عمران میں بیواؤں اور یتیموں کے حل طلب مسائل کے لیے ہدایات نازل ہوئیں۔جب جیسے حالات درپیش ہوئے، ویسی رہنمائی ملتی چلی گئی۔جنگ احد میں یہود بنونضیر نے منافقین سے مل کر غداری کی تھی اور مسلمانوں کو زچ کیا تھا۔چنانچہ سن ۴ ہجری میں بنونضیر کو یثرب بدر کر دیا گیا۔یہ تھی ٹیم لیڈر کی طرف سے عملی رہنمائی اور تربیت۔

سن ۵ ہجری میں جنگِ احزاب کا واقعہ ایک سخت آزمائش تھا۔تمام عرب قبائل اکٹھے ہو کے حملہ آور ہوئے اور پندرہ ہزار جنگجو مدینۃ النبی کا محاصرہ کر کے بیٹھ رہے۔ بنوقریظہ حملہ آوروں کے ساتھ مسلسل سازباز کر رہے تھے جب تائیدِ ایزدی کے ساتھ دشمن پسپا ہو گیا تو اسی سہ پہر بنوقریظہ کا محاصرہ کر لیا گیا اور ثالثی فیصلہ کے بعد انہیں عبرتناک سزا دی گئی۔

جب فتوحات کا دور شروع ہوا تو ازواجِ مطہرات نے وظیفہ اور نفقہ میں اضافے کا مطالبہ شروع کر دیا۔اس موقع پر سورۃ احزاب کی آخری آیات نازل ہوئیں جن میں انھیں دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا کہ (۱) یا تو تنگی ترشی کے ساتھ بدستور گزر بسر کرتی رہیں اور آخرت کو ترجیح دیں ،یا پھر (۲) خوشحالی کی زندگی گزارنے کے لئے حضورؐ سے جدائی اختیار کر لیں۔جب سب ازواجِ مطہرات نے آخرت ہی کو ترجیح دی تو سورۃ احزاب میں ازواجِ مطہرات کی بزرگی بیان کرنے کے بعد انھیں <u>سات ہدایات</u> دی گئیں، جو سب مسلمان خواتین کے لئے مشعلِ راہ ہیں:

۱۔ مردوں کے ساتھ بات کرتے ہوئے لچک دار لہجہ اختیار نہ کریں۔
۲۔ بلاضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں۔
۳۔ اپنی زینت زیبائش یا ستر ظاہر نہ ہونے دیں۔
۴۔ نماز کی پابندی کریں۔
۵۔ زکوۃ دیا کریں۔
۶۔ اللہ اور رسول کے کہے پر چلیں۔
۷۔ قرآن اور احادیث ایک دوسرے کو پڑھ کر سنایا کریں۔

اسی طرح <u>مسلمان مرد کی ۱۰ صفات</u> بیان کی گئیں یعنی:

☆ اسلام،
☆ ایمان،

☆ دائمی اطاعت،

☆ صدق،

☆ صبر،

☆ خشوع،

☆ صدقہ،

☆ روزے رکھنا،

☆ شرم گاہ کی حفاظت، اور

☆ اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا۔

حضرات! یہ تھا طریقۂ تعلیم اور طریقۂ تربیت۔ قدم قدم پر، روزمرۃ کی ضروریات وحالات کے عین مطابق رہنمائی اور ہدایات۔

آگے چلیے۔ سن ۸ ہجری میں مکہ فتح ہوا تو ایک غازی صحابی پکار اٹھا کہ آج بدلہ لینے اور مشرکوں کے ٹکڑے کرنے کا دن ہے۔ اس پر حضورؐ نے اس صحابی سے پرچم لے کر اس کے بیٹے کے ہاتھ میں تھما دیا اور فرمایا کہ آج رحم کرنے کا دن ہے۔ پھر یہ ہدایات دیں جو اس سے پہلے کبھی انسانی تاریخ میں نہ دی گئی تھیں:

۱۔ جو کوئی ہتھیار پھینک دے، اسے قتل نہ کیا جائے۔

۲۔ جو کوئی خانہ کعبہ کے اندر پناہ لے لے، اسے قتل نہ کیا جائے۔

۳۔ جو کوئی اپنے گھر کے اندر بیٹھا رہے، اسے قتل نہ کیا جائے۔

۴۔ جو کوئی ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے، اسے قتل نہ کیا جائے۔

۵۔ جو کوئی حکیم بن حزام کے گھر داخل ہو جائے، اسے قتل نہ کیا جائے۔

۶۔ بھاگ جانے والے کا تعاقب نہ کیا جائے، اور

۷۔ زخمی کو قتل نہ کیا جائے۔

مفتوح اور مغلوب پر ظلم ہمیشہ رائج رہا۔ رومیوں کا قانونِ جنگ ظلم پر مبنی تھا۔ اور دوسری پرانی تہذیب یہود کی توراۃ میں یہ حکم درج ہے کہ "دشمن پر غالب آجاؤ تو اس کو تحس نحس destroy کر دو"۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج کی دنیا میں بھی مختلف نمائشی چارٹرز تیار کرنے والی اقوام اس سے بڑھ کر ظلم روا رکھتی ہیں۔ لیکن رحمۃ اللعالمین ﷺ کی ہدایات ملاحظہ فرمائیں: بات بات پر جان بخشی کی جا رہی ہے۔

سن ۹ ہجری میں جب حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا گورنر مقرر فرمایا تو اُن کو روانہ کرنے کے لیے بنفسِ نفیس ان کے ساتھ مدینہ سے باہر تک آئے۔ اُن سے سوال کیا کہ معاذ! تم معاملات کے فیصلے کیسے کرو گے۔ انہوں نے کہا قرآن سے رہنمائی لوں گا۔ آپؐ نے فرمایا اگر قرآن میں بات نہ ملی تو؟ انہوں نے کہا جی آپ کی سنت

اورفرمودات سے۔فرمایااگر وہاں سے بھی نہ ملی تو؟اس پر معاذ بن جبل نے کہاجی اس صورت میں اجتہاد سے کام لوں گا۔فرمایا،ہاں۔یہ ہے تربیت۔ہر لمحہ،ہر موقع، امت کا ہر پہلو پیش نظر رہا۔

جب قبائل اسلام قبول کرتے جارہے تھے تو مدینہ میں نومسلم بدوئین اپنے مزاج کے مطابق اٹھتے بیٹھتے۔آپؐ کے حجرے کے باہر آ کر زور زور سے آوازیں دیتے یا محمد! یا محمد! باہر آیئے ہماری بات سنیئے۔ ایسے حالات کے پیش نظر سن ۹ ہجری میں سورۃ حجرات میں یہ ۱۰ معاشرتی احکام نازل ہوئے:

۱۔ اللہ اور رسول کے ادب واحترام کا حکم ہے،
۲۔اُن کا فیصلہ آنے تک اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہ کریں (اللہ رسول کے قدم سے آگے قدم نہ بڑھاؤ)،
۳۔نبی کریم کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کریں،
۴۔آپ کو گلی میں کھڑے ہوکر ایسے نہ پکارا کریں جیسا ایک دوسرے کو پکارتے ہو،
۵۔دوسرے مسلمان کی غیبت نہ کریں۔
۶۔ایک دوسرے کا تمسخر نہ اڑایا کریں،
۷۔طعنہ نہ دیا کریں،
۸۔ایک دوسرے کی توہین نہ کریں،
۹۔کسی کا نام نہ بگاڑیں، بدگمانی نہ کیا کریں،اور
۱۰۔ دوسرے کی کمزوریوں یا برائی کی ٹوہ لگانے کی کوشش نہ کریں۔
پھر سچے مومنوں کی ۵ صفات بیان ہوئی ہیں:

☆ اللہ پر ایمان،
☆ رسول اللہؐ پر ایمان،
☆ اس ایمان پر شک سے بالاتر یقین،
☆ اللہ کی راہ میں مال سے جہاد، اور
☆ جان سے جہاد۔

جب نبی کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرنے کا حکم نازل ہوا تو ایک صحابی حضرت ثابت بن قیس جن کی آواز قدرتی طور پر بلند تھی، اس خیال سے خانہ نشین ہو گئے کہ میری آواز ہے ہی بلند، ایسا نہ ہو کہ آپؐ کے سامنے بولوں تو میرے سارے اعمال ضائع ہو جائیں۔جب وہ کچھ دنوں نظر نہیں آئے تو حضور اکرمؐ نے پوچھا ثابت کہاں ہے۔جب بتایا گیا تو آپ نے بلوا بھیجا اور کہا میں تو آپ کو جنت میں دیکھ چکا ہوں۔جو چیز آپ کے اختیار میں نہیں ہے، اُس پر گرفت نہیں ہوگی۔(دراصل اس حکم کی شانِ نزول یہ تھی کہ کسی معاملہ پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے درمیان اونچی آواز میں تکرار ہو گئی تھی اور اس پر یہ

حکم آیا تھا)۔تھوڑے ہی عرصہ بعد کوئی ایسا موقعہ پیدا ہوا جہاں اونچی آواز میں بات کرنا ضروری تھا تو آپ ﷺ نے بالخصوص حضرت ثابت کے ذمہ لگایا۔اس طرح اُن کی دل جوئی ہوگئی۔یہ تھا تربیت کا دلفریب طریقہ۔

کسی کو ملنے کو جانے کے آداب کی تربیت دیکھیے: آپ کسی سے ملنے جاتے تو اجازت مانگتے۔اگر کوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا، دروازے پر کھڑا ہو کر پہلے السلام علیکم کہتا، پھر پوچھتا کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ کوئی شخص اس طریقہ کے خلاف کرتا تو آپ اس کو واپس کر دیتے۔ایک دفعہ بنو عامر کا ایک شخص آیا اور دروازہ پر کھڑا ہو کر پکارا کہ اندر آسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جا کر ان کو اجازت طلبی کا طریقہ سکھا دو۔یعنی پہلے سلام کرے پھر اجازت مانگے۔ایک دن صفوان بن امیہ نے جو قریش کے رئیس اعظم تھے، آنحضرت ﷺ کے پاس اپنے بھائی کے ہاتھ دودھ، ہرن کا بچہ اور لکڑیاں بھیجیں، وہ یونہی بے اجازت اندر چلے آئے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور سلام کر کے اندر آؤ۔ایک دفعہ حضرت جابرؓ زیارت کو آئے اور دروازہ پر دستک دی، آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ بولے "میں" آپ ﷺ نے فرمایا "میں میں" یہ کیا طریقہ ہے، نام بتانا چاہئے۔جب آپ ﷺ خود کسی کے گھر جاتے تو دروازہ کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور السلام وعلیکم کہہ کر اذن طلب فرماتے، اگر صاحب خانہ اذن نہ دیتا تو پلٹ آتے۔چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ اسعد بن عبادہؓ کے گھر تشریف لائے اور باہر کھڑے ہو کر اذن طلبی کے لئے "السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ" کہا۔سعدؓ نے اس طرح آہستہ سلام کا جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے نہیں سنا۔حضرت سعدؓ کے فرزند قیس بن سعدؓ نے کہا کہ آپ رسول اللہ کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے، حضرت سعدؓ نے کہا چپ رہو، رسول اللہ بار بار سلام کریں گے جو ہمارے لئے برکت کا سبب ہوگا۔آنحضرت ﷺ نے دوبارہ السلام وعلیکم کہا اور سعدؓ نے پھر اسی طرح آہستہ آواز میں جواب دیا۔ آنحضرت ﷺ نے تیسری دفعہ پھر اسی طریقہ سے اذن طلب کیا اور جب کوئی جواب نہ ملا تو آپ واپس چلے، حضرت سعدؓ نے آپ کو جاتے دیکھا تو دوڑ کر گئے اور عرض کی کہ میں آپ کا سلام سن رہا تھا، لیکن آہستہ جواب دیتا تھا (کہ آپ ﷺ بار بار سلام فرمادیں)۔

خطبہ تبوک: سن ۹ ہجری میں غزوۂ تبوک پیش آیا۔رسول اللہ ﷺ نے ۳۰۰۰۰ صحابہؓ کے ہمراہ شام کی سرحد کے قریب تبوک کے مقام پر پہنچ کر قیام فرمایا، اور وہاں مجاہدین کو خطاب کرتے ہوئے اس مفہوم کے کلماتِ نصیحت ارشاد فرمائے: (میدانِ جنگ میں بھی اخلاقی تعلیم پر توجہ ہے)۔

* سب سے زیادہ سچی بات اللہ کی کتاب قرآن حکیم ہے۔
* سب سے مضبوط سہارا التقویٰ کا کلمہ ہے۔
* سب سے بہتر ملّت ملّتِ ابراہیمی ہے۔
* سب طریقوں سے بہترین طریقہ (اللہ کے رسول) محمدؐ کا طریقہ ہے۔
* تمام باتوں میں بہتر بات اللہ کا ذکر ہے، اور سب بیانات میں سے بہتر یہ قرآن ہے۔

* بہترین کام وہ ہیں جو انسان پوری تندہی اور عزمِ راسخ سے کرے۔
* بدترین کام وہ ہیں جو (دین میں) از خود وضع کر لیے جائیں۔
* تمام راہوں میں سب سے عمدہ راہ پیغمبروں کی راہ ہے۔
* سب سے بہتر موت جامِ شہادت پینا ہے۔
* سب سے بُرا نابینا پن، ہدایت کے بعد گمراہی ہے، بدترین اندھاپن، دل کا اندھاپن ہے
* بہتر عمل وہ ہے جو نفع دے، اور بہتر ہدایت وہ ہے جس پر عمل کیا جائے۔
* اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
* جو چیز کم ہو لیکن کافی ہو، وہ اُس چیز سے بہتر ہے جو ہو تو زیادہ لیکن غافل کرنے والی ہو۔
* بدترین معذرت موت کے وقت کی، اور بدترین ندامت یومِ قیامت کی ندامت ہے۔
* سنو! بعض لوگ ایسے ہیں جو بہت دیر کر کے جمعہ میں آتے ہیں۔
* اُن میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو خدا کا ذکر لاتعلقی سے کرتے ہیں۔
* بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک، زبان کا جھوٹ ہے۔
* اصلی کارآمد توشہ تقویٰ ہے۔ بہترین تونگری، دل کی تونگری ہے۔
* دانائیوں کا سرتاج اللہ عز وجل کا ڈر ہے۔
* دلوں کی سب سے پسندیدہ چیز یقین ہے۔ شک کفر کا ایک جزو ہے۔
* میت پر چیخنا چلانا جاہلیت کا عمل ہے۔
* خیانت دوزخ کی آگ ہے۔
* شراب تمام گناہوں کا سرچشمہ ہے، شراب پینا، دوزخ کی آگ سے داغے جانا ہے۔
* شعر ابلیس کی طرف سے ہیں۔ (بُرے شعر مراد ہیں)
* سب سے بُری خوراک یتیم کا مال ہے۔
* سعادت مند انسان وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔
* بدنصیب انسان وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بُرا لکھ دیا گیا ہو۔
* تم میں سے ہر ایک کو چار ہاتھ کے گڑھے میں جانا ہے۔
* معاملہ آخرت پر منحصر ہوگا۔ عمل کا دارومدار، انجام کار پر ہوگا۔
* سب سے بڑا خواب، جھوٹ موٹ کا خواب ہے۔
* ہر آنے والی چیز قریب ہے۔
* مومن کو گالی دینا فسق ہے، اور اُس سے لڑنا کفر ہے۔
* مومن کا گوشت کھانا (یعنی غیبت کرنا) خدا کی نافرمانی ہے۔

* اُس کے مال کی حُرمت اُس کے خون کی طرح ہے۔
* جو کوئی اللہ کے مقابلے میں قسم کھائے گا، اللہ اُس کو جھٹلا دے گا۔
* جو بخش دے گا، اُسے بخش دیا جائے گا۔
* جو معاف کر دے گا، اللہ اُس کے گناہ معاف کر دے گا۔
* جو غصہ پی جائے گا اللہ اُسے اِس کا اجر دے گا۔
* جو مصیبت پر صبر کرے گا، اللہ سے اس کا بدلہ دے گا۔
* جو سُنی سنائی باتیں پھیلائے گا، اللہ اس کو رسوا کرے گا۔
* جو شخص تکلیف پر جسارت ظاہر کرے گا، اللہ اس کی تکلیف کو بڑھا دے گا۔
* اور، جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے گا، اللہ اس کو عذاب دے گا۔

غور کی بات ہے کہ ایسی سخت حالات میں درپیش جنگ کے میدان میں بھی اخلاقی تربیت کیسی توجہ سے جاری ہے۔

خطبۂ حج الوداع: سن ۱۰ ہجری میں آنحضورﷺ نے ۱۲۰،۰۰۰ سے ۱۴۰،۰۰۰ تک مسلمانوں کے ہمراہ حج فرمایا۔ اس موقع پر آپ نے میدانِ عرفات میں جو تقریر فرمائی اُسے خطبہ حج الوداع کے نام سے تعلیماتِ اسلام میں امتیازی مقام حاصل ہے۔ اس وقت دعوتِ اسلام پورے جزیرۂ عرب میں قبولیت حاصل کر چکی تھی اور آپؐ نے اس خطبہ میں اپنی حیاتِ مبارکہ آخری مراحل میں ہونے کے خدشے کا اظہار بھی فرمایا۔ اس لیے ارشاداتِ عالیہ کا انداز وصیت اور تاکید کا سا ہے۔ فرمایا:

"لوگو! میری باتیں غور سے سنو کیونکہ شائد اس سال کے بعد اس مقام پر میں پھر تم سے نہ مل سکوں۔ لوگو! اُس وقت تک جب تم لوگ اپنے رب سے جا ملو، <u>تمہارے خون اور تمہارے اموال</u> ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اِس دِن کے حُرمت ہے اور جیسے تمہارے اس مہینے کی حرمت ہے۔ اور تم جلد ہی اپنے پروردگار سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ اور میں نے تم تک بات پہنچا دی۔ پس جس کسی کے پاس کوئی <u>امانت</u> ہو وہ اُسے اُس حقدار کو ادا کر دے جس نے امانت تفویض کی، اور تمام <u>سُود</u> ساقط کر دیے گئے، البتہ تم اصل زر کے حق دار ہو۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اللہ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ سُود نہیں چلے گا، اور میں بحیثیت نمائندۂ مختار اعلان کرتا ہوں کہ عباس بن عبدالمطلب کا سُود سارے کا سارا کالعدم ہے۔ اور دورِ جاہلیت کے <u>خون</u> تمام کے تمام ختم کیے جاتے ہیں، اور سب سے پہلے جس خون کے دعوے کو میں ختم کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے جسے بنی سعد کے ہاں رضاعیت کے دوران میں ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ یہ پہلا معاملہ ہے جس سے میں دورِ جاہلیت کے خون کے دعووں کو ختم کرنے کا آغاز کرتا ہوں۔ اور <u>قتلِ عمد</u> کے لیے قصاص ہے، اور عمد کے مشابہ قتل جو لاٹھی یا پتھر سے

واقع ہوجائے اُس کے لیے ایک سواونٹ دیت ہے۔پھر جس کسی نے اس میں اضافہ کیاتو وہ اہلِ جاہلیت میں سے ہے۔اے لوگو! اب **شیطان** اس بات سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری اس سرزمین میں آئندہ کبھی اُس کی عبادت کی جائے گی، لیکن یہ ممکن ہے کی اس سے کم درجہ میں اُس کی اطاعت کی جائے۔سواب وہ تمہارے انہیں اعمال پر مطمئن ہو چکا ہے جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو۔پس، اپنے دین کے معاملے میں چوکنے رہو! اے لوگو! سال کے **مہینوں کی ترتیب** کو تبدیل کرنا کفر کی روش میں ایک اضافہ ہے، اس حرکت کی وجہ سے وہ لوگ گمراہی میں ڈال دیے جاتے ہیں جنہوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا، جبکہ وہ کسی سال اس حرکت کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال حرام ٹھہرا لیتے ہیں۔اُن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان مہینوں کی گنتی کو پورا کر لیں جنہیں اللہ نے محترم (حرام) ٹھہرایا ہے۔پس جو کچھ اللہ نے حرام کیا ہے اُسے وہ حلال کر لیتے ہیں اور جو کچھ حلال ٹھہرایا ہے اُسے حرام قرار دے لیتے ہیں۔اور حق یہ ہے کہ آج زمانہ گھوم پھر کر اُسی ڈنگی حالت پر آ گیا ہے جبکہ اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق کی تھی۔اور اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہی ہے جن میں سے چار مقدس و محترم ہیں، تین متواتر ہیں اور چوتھا رجب ہے جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔اے لوگو! تمہیں اپنی **عورتوں پر حق** حاصل ہے اور تمہاری **عورتوں کا تم پر حق** ہے۔اُن پر تمہارا حق یہ ہے سمجھو۔ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی کو سونے نہ دیں جو کہ تمہارے لیے ناگوار ہے۔اور اُن پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ کھُلی کھلی بے حیائی کی مرتکب نہ ہوں۔پھر اگر وہ ایسا کریں تو ایسی صورت میں اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے کہ تم انہیں خوابگاہوں میں الگ کر دو۔ان کو صرف اس حد تک بدنی سزا دو کہ بدن پر ضرب کا نشان نہ پڑے۔اس سے اگر وہ سدھر جائیں تو اُن کو معروف طریقے کے مطابق خوراک اور لباس کا حق ہے۔عورتوں کے بارے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اُن کے ساتھ بھلائی کا رویہ اختیار کرو کیونکہ وہ تمہارے زیرِ نگیں رکھی گئی ہیں، وہ اپنے لیے خود کچھ نہیں کر سکتیں اور تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے اور ان کے جسموں کو اللہ کے کلمات کے تحت اپنے لیے حلال کیا ہے۔**تمہارے غلام، تمہارے غلام**۔اُن کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور اُنکو ویسا ہی لباس پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔پس اے لوگو! میری بات کو اچھی طرح سمجھو کیونکہ میں نے پیغام پہنچا دیا۔اور میں نے تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑی ہے جس کا سرا اگر مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو تم ابد تک کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے۔وہ نہایت واضح حقیقت ہے **خدا کی کتاب اور اُس کے رسول کی سنت**۔اے لوگو! میری بات سنو اور سمجھو، اچھی طرح جان لو **ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے**، اور تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔پس کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کی طرف سے سوائے اس کے کوئی چیز روا نہیں جو کچھ وہ اپنی دلی رضامندی سے اسے دے دے۔پس باہم دگر ظلم نہ کرنا۔اے میرے پروردگار **کیا میں نے بات پہنچا نہیں دی**؟ لوگوں نے کہا ہاں اے پروردگار۔پھر رسولِ پاک نے فرمایا اے پروردگار تو خود گواہ رہیو۔اے لوگو! بلا شبہ تم سب کا پروردگار ایک ہے اور بلا شبہ تم سب کے آبا و اجداد ایک تھے۔**تم سب کے سب آدم سے ہو اور آدم مٹی سے** اٹھائے گئے۔اللہ کی بارگاہ میں تم میں سے **زیادہ عزت دار وہ ہے جو تم میں سے زیادہ صاحبِ تقویٰ ہے**۔سن لو! **نہ کسی عربی کو**

کسی عجمی پر کوئی فضیلت ہے نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ کسی گورے کو کالے پر، نہ کسی کالے کو گورے پر، سوائے اس کے کہ تقویٰ کی بنیاد پر ہو۔ کیا میں نے بات پہنچا نہیں دی؟ اے اللہ تو گواہ رہیو۔ اور تم لوگوں سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو پھر تم کیا کہو گے؟ لوگوں نے کہا، ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ نے پیغام پہنچا دیا اور امت کو نصیحت فرما دی۔ غبار کو صاف کر دیا اور امانت اس طرح ادا کر دی جیسے امانت کے ادا کرنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر حضورﷺ نے تین بار فرمایا: اے اللہ تو گواہ رہیو۔ اے اللہ تو گواہ رہیو۔ اے اللہ تو گواہ رہیو۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: " جو یہاں موجود ہے وہ اُس تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں ہے۔ اے لوگو! اللہ نے ہر وارث کے لیے میراث میں سے حصہ مقرر کر دیا ہے، اور وصیت ایک تہائی مال سے زائد کے لیے کرنا جائز نہیں ہے۔ اور بچہ اُس کا جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ اور زانی کے لیے پتھر۔ اور جس کسی نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور سے منسوب کیا اور اپنے صاحب ولا کے سوا کسی اور سے تعلق جوڑا تو اس پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے، اور فرشتوں کی طرف سے، اور انسانوں کی طرف سے۔ اس جرم کا اِس سے کوئی فدیہ یا عوضانہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت"۔ دیکھیے حضرات! کس طرح جملہ تعلیمات اسلام کو مختصر اور جامع الفاظ میں سمو دیا۔

خطبۂ مسجد خیف۔ یوم عرفہ کے بعد منیٰ واپسی پر وہاں مسجد خیف میں دیے گئے خطبہ میں آپؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندوں کو خوش و خرم رکھے جنہوں نے میری بات کو سنا اور اسے یاد رکھا، پھر ایسے لوگوں تک پہنچایا جنہوں نے اسے نہیں سنا۔ کیونکہ حکمت و دانائی کے کتنے ہی پیغام بر ایسے ہوتے ہیں جو اس کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ اور حکمت کے کتنے ہی پیغام بر ایسے لوگوں تک اسے پہنچاتے ہیں جو خود اُن سے زیادہ سمجھ بوجھ کے مالک ہوتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں ایماندار آدمی کے دل میں کینہ راہ نہیں پاتا: اُن سے خطاب میں بھی ان تین تقاضوں کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے: ۱۔ خالصتاً اللہ کے لیے کوئی عمل کرنا۔ ۲۔ اربابِ اقتدار کے لیے خیر خواہی۔ ۳۔ نظم جماعت کا ساتھ تھامے رکھنا۔ اور جس کی فکر آخرت کے لیے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جمع کرتا ہے اور اس کے دل میں بے نیازی پیدا کر دیتا ہے، اور دنیا از خود اسکے پاس کھنچی چلی جاتی ہے۔ اور جس کی فکر دنیا کے لیے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو پراگندہ کر دیتا ہے اور اس کی محتاجی کو اس کی آنکھوں کے سامنے عیاں کر رکھتا ہے، اور اُسے دنیا میں سوائے اس کے کچھ نہیں ملتا جو اس کے لیے لکھا جا چکا ہے"۔

تو حضراتِ محترم! میں نے اپنی بساط کے مطابق حیاتِ نبویﷺ کے ایک پہلو، تعلیم و تربیت، کو آپ کے سامنے تازہ کیا۔ شائد کچھ فائدہ ہو۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد۔ کما صلّیت علیٰ براھیم و علیٰ آلِ ابراھیم، انک حمیدٌ مجید۔

مجلس کا آغاز نعت سے ہوا تھا۔ اختتام پر میں بھی آپ کے صحابی شاعر حضرت حسان بن ثابت کی ایک نعت سے دو شعر پڑھ کر ثواب میں شامل ہوتا ہوں:

اَحسَنَ مِنكَ لَم تَرَقَطُّ عَینِی	میری آنکھوں نے کبھی آپؐ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا
وَاَجمَلَ مِنكَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ	عورتوں نے آپ سے زیادہ کوئی صاحبِ جمال نہیں جنا
خُلِقتَ مُبَرَّءً مِن کُلِّ عَیبٍ	آپ ﷺ کو اس طرح ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا
کَاَنَّكَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ	جیسے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا گیا ہو

توجہ سے سننے کے لیے آپ سب کا شکریہ۔ خدا حافظ۔

محمد بشیر ہرل۔

۱۶ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ۔ ۱۶ نومبر ۲۰۱۶ء

****

حاصلِ مطالعہ "سیریز"

"حاصلِ مطالعہ" سلسلۂ مضامین عدیم الفرصت خواتین و حضرات کے استفادہ کی خاطر ترتیب دیے جا رہے ہیں۔ ان میں حتی الوسع اختصار کی کوشش کی جاتی ہے اور توجہ موضوع کے اہم معلوماتی پہلو پر مرکوز رکھی جاتی ہے۔ جذباتیت، تعصب اور غلو سے پرہیز کی شعوری کوشش کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ کی سابقہ کوششوں پر سنجیدہ اہلِ علم نے فراخدلانہ ستائش کا اظہار فرمایا ہے۔

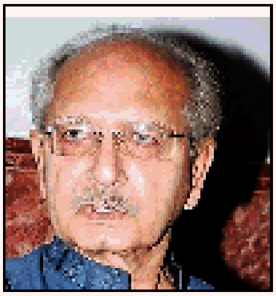

مؤلف محمد بشیر ہرل 0333-6517766

مضمون نگار واٹر ٹریٹمنٹ کی معروف کمپنی بی۔ ایچ انڈسٹریز کے سربراہ ہیں۔ آپ کو سنجیدہ مطالعہ، حج بیت اللہ سمیت مشرق و مغرب میں دنیا بھر کے سفر، اور مختلف مذاہب کے اہلِ علم اور صائب الرائے خواتین و حضرات سے تبادلۂ خیال کے مواقع میسر رہے ہیں۔

صاحبِ مضمون کی دیگر مختصر تحریریں

قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ،	کتاب:	حیاتِ النبی ﷺ اور مکمل قرآن حکیم جیسے جیسے نازل ہوا۔
اردو تلخیص القرآن بہ ترتیبِ نزولی،	کتاب:	ہر سورۃ کے مضامین کی اردو تلخیص (زیرِ طباعت)
تلخیص مضامین القرآن،	کتاب:	ہر سیپارہ کے مضامین کی تلخیص آسان اردو میں (زیرِ طبع)
انڈیکس قرآن حکیم بہ حروفِ ابجد،	چارٹ:	بمع سورتوں کا سن اور شانِ نزول
انڈیکس قرآن حکیم بہ ترتیبِ نزولی،	چارٹ:	سورتوں کی ترتیبِ نزول، دورِ نزول، اور موضوع
ذکرِ حبیب ﷺ تیسرا ایڈیشن،	کتاب:	سوانحِ نبوی مختصر، مع تاریخ، مذاہبِ عرب، زیرِ طبع
رسولِ مقبول ﷺ	مضمون:	ذاتِ بابرکات ﷺ کا طرزِ حیات
ورفعنا لک ذکرک	مضمون:	آپ ﷺ کی ذاتِ پاک پر بےجا الزامات کا جواب
مقصدِ تعلیم و تربیت	لیکچر:	۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ کو بستانِ فکرِ اقبال میں خطاب
حیاتِ مبارکہ کے اہم سنگِ میل،	چارٹ:	رسولِ کریم ﷺ کی زندگی کے سنگ ہائے میل کا چارٹ
شجرۂ مبارک،	چارٹ:	حضور اکرم ﷺ کا شجرۂ نسب، عدنان اور اسمٰعیل تک
سانحۂ کربلا،	مضمون:	تاریخی پس منظر (تیسری دفعہ زیرِ طباعت)
رمضان المبارک اور قیام اللیل،	مضمون:	نمازِ تراویح، وقت اور رکعتیں
تعلیم القرآن کی اہمیت،	تقریر:	علماء حضرات کی تقریبِ تکریم اسناد میں خطاب۔ دو صفحے
کبیسہ اور نسی،	مضمون:	عرب رواج کا تعارف اور تنسیخ۔ ایک صفحہ
مرزا غلام احمد قادیانی	مضمون:	نہایت مختصر تعارف، ایک صفحے سے کم۔
تصوف۔ ایک تعارف،	مضمون:	مروجہ تصوف کا پس منظر، تعارف اور حقیقت
بنی اسرائیل،	کتاب:	یہودیوں کی مختصر تاریخ، مزاج اور تعارف
علامہ اقبال کا سفرِ حیات۔ اجمالی جائزہ	کتاب:	مختصر لیکن مکمل۔ سوانح عمری کا اجمالی مطالعہ
علامہ اقبال،	تقریر:	سیرۃ اکیڈمی میں کی گئی تقریر
تذکرۃ الکریم،	کتاب:	حضرت مولانا محمد عبدالکریم پیرل مرحوم کی اجمالی سوانح
مسئلۂ کشمیر،	لیکچر:	حیدرآباد، جوناگڑھ اور کشمیر کی ریاستوں کی کیفیتِ حال
خواب اور تعبیر،	تقریر	ٹریڈ بلاک ایوارڈ، اور ہماری کوتاہی۔ دو صفحات
پاکستان میں بزرگوں کے مسائل،	انٹرویو:	ریڈیو پاکستان پر دیا گیا انٹرویو
اسلامی و پاکستانی حکومتیں،	مضمون:	ڈیڑھ ہزار سال کی مختصر روداد
ایران کی تاریخ پر سرسری نظر،	چارٹ:	اہم تاریخی واقعات کا سال وار چارٹ
مشروم فارمنگ،	مضمون:	کھمبیوں کی افادیت اور کاشت کا مکمل رہنما
ابتدائی تعارف جاوید نامہ	مضمون:	طویل فلسفیانہ نظم کا پس منظر اور تعارف
افکارِ مولانا روم	انتخاب:	مولانا جلال الدین رومی کے ۲۵ افکار۔ ایک صفحہ
Nuclear Fusion	مضمون:	روایتی ایٹمی توانائی کی بجائے Fusion کے تجربات۔ ایک صفحہ

www:///Facebook/Haasile Mutaliah پر بھی پڑھے جا سکتے ہیں